چوہدری رستم علی صاحب

حالیہ انتخابات اور قادیانی سازشیں

انتخابات کے اعلان کے بعد سے قادیانی بڑے سرگرم دکھائی دے رہے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ کے ہر مرحلے میں قادیانیوں نے بیرونی طاقتوں کے اشارے میں پاکستان کی سیاست میں مداخلت کی اس خونچکاں داستان کے کئی ابواب ہیں ہم صرف چند باتیں عرض کریں گے۔ مرزا محمود پاکستان کے قیام سے ایک سال قبل ۱۹۴۶ء میں دہلی پہنچے، جہاں سیاسی صورت حال کا مطالعہ کیا، وائسرائے اور وزیر ہند سے مذاکرات کئے اور تقسیم ہند کے خلاف سازش کو پروان چڑھانے کے لئے تگ و دو کرتے رہے پہلے نوسر ظفر اللہ کی معرفت یہ کوشش کی گئی کہ قادیان کو پوپ کے شہر ویٹیکن سٹی کی طرح آزاد علاقہ قرار دے دیا جائے اور برطانیہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے یہاں اڈا جمائے لیکن قادیانیوں کی اس تجویز کو لیبر حکومت کے فارن آفس میں پذیرائی حاصل نہ ہوئی، اس کے بعد منصوبہ بندی کمیشن کے سابق چیئرمین ایم ایم احمد کے والد مرزا بشیر احمد ایم اے نے جنہیں قادیانی قمر الانبیاء کہتے ہیں، سکھوں کے لیڈر وریام سنگھ کے ساتھ سازباز کرکے قادیان کو آزاد سٹیٹ بنانے کی سازش کرتے رہے جسے سکھ رہنما ماسٹر تارا سنگھ اور گیانی ذیل سنگھ نے کامیاب نہ ہونے دیا۔ جب مرزا محمود نے دیکھا کہ پاکستان ناگزیر ہے، اور ہندوستان تقسیم ہو کر رہے گا تو انہوں نے ایک نیا پینترا بدلا۔ انہوں نے دبے لفظوں میں اکھنڈ ہندوستان کا نعرہ لگایا اور کہا کہ اگر ہندوستان تقسیم بھی ہو گیا۔ تو یہ تقسیم عارضی ہو گی[۲]۔

مرزا محمود نے برطانوی آقاؤں سے صلاح مشورے کئے اور پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی کے اشارے پر ستمبر ۱۹۴۷ء میں قادیان چھوڑ کر لاہور آ گئے۔ آپ نے برقعہ پہنا اور میجر جنرل نذیر احمد قادیانی کی فوجی گاڑی میں بیٹھ کر قادیان سے امرتسر روانہ ہوئے۔ کیپٹن عطا اللہ قادیانی آپ کے ہمراہ تھے۔

---

[۱] الفضل ۱۲ جون ۱۹۵۵ء [۲] الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۷ء

واضح رہے کہ یہ وہی میجر جنرل نذیر احمد ہیں جو سر ظفر اللہ کے ہم زلف ہیں، اور جنہوں نے ۱۹۵۱ء میں پاکستان کے خلاف پنڈی میں کمیونسٹ فوجی بغاوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پنڈی سازش کیس میں دو قادیانی شامل تھے۔

غرضیکہ مرزا محمود رتن باغ لاہور پہنچے۔ انہوں نے سر ظفر اللہ سے صلاح مشورے کے بعد کشمیر کی سیاست میں دخل اندازی شروع کردی۔ ۱۹۳۰ء میں مرزا محمود نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے پلیٹ فارم کو قادیانیت کی تبلیغ اور کشمیر کو قادیانی سٹیٹ بنانے کے لئے استعمال کیا تھا۔ اور اس سازش کو اکابرین احرار اور علامہ اقبالؒ نے ناکام بنا ڈالا تھا۔ اب انہوں نے فرقان بٹالین بنائی اور ایک مجہول قادیانی غلام نبی گلکار کے ذریعہ آزاد قادیانی حکومت کے قیام اور اسکی سربراہی کے خواب دیکھنے لگے۔ حریت پسند کشمیریوں خصوصاً سردار محمد ابراہیم خان اور سید نذیر حسین شاہ نے قادیانی سازشوں کا مقابلہ کیا۔ لیکن قادیانی اسنتے دیدہ دلیر اور مفتری ہیں، کہ برابر دعویٰ کرتے چلے آرہے ہیں، کہ ہم نے آزاد کشمیر حکومت کی داغ بیل ڈالی ہے۔ حالانکہ ہر کشمیری رہنما اسکی تردید کرچکا ہے، لیکن یہ اپنی بات دہراتے چلے آرہے ہیں ؎

کشمیر کو راستہ دینے کے لئے سر ظفر اللہ نے باونڈری کمیشن میں عجیب و غریب مؤقف اختیار کیا ایک برطانوی جغرافیہ دان مسٹر سپیٹ SPATE کی خدمات حاصل کی گئیں جنہوں نے قادیانیوں کے مؤقف کو جو وہ قادیان کے بارے میں ریڈ کلف کو پیش کرنا چاہتے تھے، اعداد و شمار اور نقشہ جات سے مزین کیا، لیکن پہلے سے کئے گئے فیصلے کے مطابق گورداسپور ہندوستان کو مل گیا جس کے باعث اسے کشمیر پر قبضہ جمانے میں آسانی ہوگئی۔ قادیانیوں کا سب سے بڑا سرپرست جنرل گریسی (GRACY)، پاکستانی افواج کا سی، این، سی تھا، جو قادیانیوں کی فوجی کاروائیوں میں ان کا مشیر تھا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے حضرت قائد اعظمؒ کا حکم ماننے سے انکار کردیا تھا کشمیر میں فرقان بٹالین کی شرمناک سرگرمیوں سے تنگ آکر پونچھ کے عوام نے جوابی کاروائیاں کیں۔ مسلم کانفرنس کے جنرل سیکرٹری آفتاب احمد نے ایک اخباری بیان میں قادیانیوں کی شرمناک کاروائیوں کو بے نقاب کیا:

پاکستان میں بیٹھ کر مرزا محمود نے کشمیر ہی میں سازش نہیں کی۔ بلکہ بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کے خواب بھی دیکھنے لگے۔ مرزا محمود کے بلوچستان کے اے جی مسٹر جیفرے کے ساتھ گہرے مراسم تھے، جو قادیانیوں کی سیاسی سرگرمیوں کو پروان چڑھانے میں مصروف تھے۔ دراصل ۱۹۴۷ء میں کوئٹہ کے پولیٹیکل ایجنٹ مسٹر ڈی۔ وائی فل نے مرزا محمود کو یقین دہانی کرائی تھی، کہ اگر وہ بلوچستان میں اقتدار سنبھالنے کے قابل ہوں تو انگریز ان کی پوری پوری مدد کریں گے۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۸ء کو الفضل لاہور میں مرزا محمود نے کوئٹہ کو تبلیغ کی بیس

؎ تاریخ احمدیت جلد ششم

بنانے کا جو اعلان کیا وہ اسی سازش کی کڑی تھی۔ یہ تمام ریکارڈ ۱۹۵۳ء کے فسادات کی تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے۔ برطانوی سامراج کی شخصی یادگار سر ظفر اللہ نے بونڈری کمیشن میں جو طرزِ عمل اختیار کیا، اس کے نتیجے میں ہندوستان کو گورداسپور کا راستہ ملا اور اس نے کشمیر پر تسلط جمایا۔ اس طرح سر ظفر اللہ نے بقول وزیر اعظم پاکستان اقوام متحدہ میں طویل اور بے جا طور پر لمبی تقریریں کیں جس سے مسئلہ مزید الجھا، ایسے ہی اس نے اقوام متحدہ کے اس اجلاس میں ایک عجیب و غریب موقف اختیار کیا جس میں فلسطین کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ سر ظفر اللہ کو اگرچہ پاکستان کا فلسطین اور عربوں کے بارے میں واضح موقف پیش کرنا تھا، لیکن اس سامراجی۔ صیہونی گماشتے نے فلسطین کی تقسیم پر دوٹوک طرزِ عمل اختیار کرنے کی بجائے "ترمیم شدہ تقسیم فلسطین" کے منصوبے کو کامیاب بنانے کی کوشش کی سر ظفر اللہ کے اس منصوبے AMENDED PARTITION PLAN نے فلسطینی عربوں کے وفد کے قائد جمال الحسینی کو چونکا دیا اور انہوں نے آپ کو اس منصوبے کے بارے میں متنبہ کیا۔ اس واقع کو سر ظفر اللہ نے اپنی خود نوشت تحدیث نعمت میں بھی رقم کیا ہے۔

وزیر خارجہ کے عہدے پر فائز ہو کر سر ظفر اللہ نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کے خطوط کی تشکیل پر اثر ڈالا اور ہم آزادانہ اور حقیقت پسندانہ خارجہ پالیسی کی بجائے عالمی کشمکش میں افراط و تفریط کا شکار ہو گئے [1] سر ظفر اللہ ہی نے سیٹو SEATO کے معاہدے میں پاکستان کو پھنسایا۔ جس وقت یہ معاہدہ عمل میں آیا تھا۔ اس وقت پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی بوگرہ تھے۔ سر ظفر اللہ اس معاہدے کی تکمیل کے لئے پاکستان کی طرف سے معاہدے کے مسودے پر دستخط کرنے کے مجاز تھے جب انہوں نے معاہدے کی اس شق کو قبول کر کے دستخط کر دیئے جس کے مطابق معاہدہ صرف کمیونسٹ بلاک کی طرف سے حملہ کی صورت میں کار آمد ہو سکتا تھا تو محمد علی بوگرہ اس پر سخت برہم ہوئے کیونکہ یہ سراسر ان کی منشاء کے خلاف تھا، انہوں نے سر ظفر اللہ کو ایک کیبل اس مضمون کا روانہ کیا کہ معاہدے کی یہ شرط قابل قبول نہیں [2] لیکن سر ظفر اللہ نے اپنے سامراجی آقاؤں کے لئے جو کرنا تھا وہ کر گزرے۔

پاکستان کے خلاف بین الاقوامی سازش میں سر ظفر اللہ پیش پیش تھے تو ملک کے اندر ایم ایم احمد پاکستان کی منصوبہ بندی پر قابض تھے۔ یہودی ادارے فورڈ فاؤنڈیشن کے افسران کے اشاروں پر اس صیہونی گماشتے نے جس منصوبہ بندی کی بنیاد رکھی [3] اس نے پاکستان کو دولخت کر دیا۔

---

[1] نوائے وقت لاہور یکم فروری ۱۹۷۲ء [2] چٹان لاہور، ۲۹ نومبر ۱۹۷۱ء [3] آرٹ لک کراچی ۲۷ جولائی ۱۹۷۲

بنگلہ دیش کے مقتدر رہنما مولانا فرید احمد نے اپنی کتاب سورج بادلوں کی اوٹ میں THE SUN BEHIND CLOUDS ۱۹۶۹ء میں تالیف کی اس میں آپ نے بہت سے انکشافات کئے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ موتمر عالم اسلامی کے (جنرل سیکرٹری) عنائت اللہ نے انہیں کراچی میں بتایا کہ یہودی ایم ایم احمد کی معرفت اپنی کارروائیوں میں معروف ہیں اور انہیں تل ابیب سے ہدایات ملتی ہیں قادیانیوں اور یہودیوں کی سازباز اتنی عیاں ہے، کہ نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ ڈھاکہ میں ۱۹۷۱ء میں اہم مذاکرات کے موقع پر ایم ایم احمد نے نہایت گھناؤنا کردار ادا کیا۔ اخبار جنگ کراچی نے ۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں لکھا کہ :

"یہاں (مشرقی پاکستان) میں صدر کے اقتصادی مشیر کے دوبارہ تسلّط اور تقرر پہ مذمت کی جا رہی ہے۔ پھر جب انہیں مشرقی پاکستان میں طوفان زدہ افراد کی آبادکاری کا رابطہ کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا گیا تو بھی بہت شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا تھا اب یہاں سیاسی بحران کے حل کے لئے ہونے والے مذاکرات کے موقع پر ان کی موجودگی کو بامعنی قرار دیا جارہا ہے۔ کیونکہ ایم ایم احمد کو مٹیرو پولیٹن سیاسی گروپ کا سب سے بڑا طاقتور بیوروکریٹ ترجمان تصور کیا جاتا ہے اور اسی گروپ کو ملک کے بحران کا ذمہ دار قرار دیا جارہا ہے۔"

۱۹۷۴ء میں عوامی تحریک اور علمائے حق کی مساعی جمیلہ سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور آئین میں ترمیم کردی گئی لیکن قادیانیوں نے اس ترمیم کو نشانۂ استہزاء بنا رکھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے باقاعدہ قانونی صورت دے کر نافذ نہیں کیا گیا۔ حکومت کا یہ دعویٰ کہ اس نے ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ حل کر دیا ہے، سو فیصدی درست نہیں کیونکہ قادیانی بڑے شرمناک انداز سے بیرونی ممالک میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کے لندن مشن نے " پاکستان میں احمدیوں کی حالت زار" کے بارے میں جو مواد شائع کیا ہے۔ اور بیرونی پریس خصوصاً صیہونی پریس کی ۱۹۷۴ء کے واقعات کے بارے میں آراء کو جس انداز سے جمع کر کے پیش کیا گیا ہے، ہمارے نزدیک وہ قابل مذمت فعل ہے۔ برطانیہ کے طول و عرض میں قادیانیوں کے ۱۰ تبلیغی مراکز قائم ہیں۔ انتخابات کے اعلان کے بعد چھ مراکز میں خفیہ اجلاس منعقد ہوئے ہیں گلاسکو میں بی۔ اے آرچرڈ، برمنگھم میں چوہدری عبدالحفیظ، مشرقی لندن میں مرزا مجیب احمد لیڈز میں ایس۔ این احمد، مانچسٹر میں اے آر بھٹی نے خفیہ اجلاس بلائے۔ انہوں نے یو کے مشن کے انچارج مسٹر رفیق کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا ہوا ہے، اور پاکستان انتخابات میں قادیانیوں کے مفادات کے تحفظ کے اقدامات اور مستقبل کی پالیسیوں پر غور و خوض ہو رہا ہے۔ پاکستان ٹائمز راولپنڈی کی ۲۴ جنوری ۱۹۷۷ء کی اشاعت میں قادیانیوں نے ایم۔ اے پاس نوجوانوں کو لندن میں تعلیم کے لئے دو وظائف دینے کا اعلان کیا ہے۔ اور اس سلسلے میں انجمن احمدیہ ربوہ سے رابطہ قائم کرنے کی درخواست کی ہے۔ یہ طریقۂ تبلیغ انوکھا ہے اور

باقی صفحہ پر